ماحولیاتی تحفظ اور تعلیمات نبوی

Environmental protection and Prophetic teachings

Dr.Maqsood ur rehman
Imam o khateeb jamia Masjid Ahsan e noor Shah Latif town Karachi
Email: maqsoodrehman@125gmail.com
Dr.Muhammad Naseer
Assisttant Professor Department of Islamic Studies &Arabic
Gomal University D.i.khan
Email: m.naseer7119@gmail.com
Dr. Muhammad islam ghuni
Assistant professor Department of islamic studies & Arabic Gomal university D I Khan
Email: islamghuni@gmail.com

Abstract
Tree plantation and greenery is one component of the prosperous environment. Tree is one of the blessings of Allah. Tree is partner of Humans in the world and here after. Tree is not only necessary for the humans but also for animals, birds, insects and all the species on earth.
Allah Almighty has declared the tree and its various flavors as its symbol.
The Holey Prophet declared tree plantation as Charity to develop the tree plantation and advised not to burn and cut the trees.
Keywords: nature, beliefs and rules, welfare, harmony, blessing, sign, promotion, tree planting, Condemnation, point of view

تعارف:

اسلام دین فطرت ہے۔ دین انسانیت ہے، اس لیے وہ صرف چند عقائد واحکام کے مجموعے کا نام نہیں، بلکہ جامع نظام حیات کا نام ہے، جس میں انسانی فلاح کے ہر راستے کی راہنمائی کی گئی ہے، جس سے خوبصورت معاشرہ اور ماحول وجود میں آتے ہیں۔ انسانی وجود کی بقا کے لیے اس کے موافق ماحول ہونا ضروری ہے۔ خوبصورت ماحول کا ایک عنصر درخت اور گھاس پھوس ہے۔ درخت اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمی ہے، درخت انسان کے لیے دنیا اور جنت دونوں میں رفیق ہے، درخت صرف انسانوں کی نہیں، بلکہ جانوروں، درندوں، پرندوں اور حشرات الارض کی بھی ضرورت ہے۔
اللہ تعالیٰ نے سورۂ رعد کی آیت نمبر ۴ میں درخت اور ان کے مختلف ذائقوں کو اپنی نشانی قرار دیا ہے۔

((وفی الارض قطع متجٰورات وجنّٰت من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل ان فی ذلک لآیٰات لقوم یعقلون))

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شجر کاری کے فروغ کے لیے اہل ایمان پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔ درختوں کو کاٹنے، جلانے کی مذمت فرمائی۔

اس مقالے میں شجر کاری کی اہمیت پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: **فطرت، عقائد واحکام، فلاح، موافق، نعمت، نشانی، فروغ، شجر کاری، مذمت، نکتہ نظر**

انسان روئے زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے، اس لیے تمام وسائل حیات اور مفادات عامہ کی حفاظت کرنا اور ممکنہ خطرات اور اندیشوں کو دور کرنا اس کی منصبی ذمہ داری ہے، اللہ پاک نے زمین کو انسان کے لیے بہترین مستقر بنایا ہے، اس سے اس کی تخلیق ہوئی اور یہیں ہر طرح اس کی راحت و آسائش کا سامان کیا گیا، اور پھر اسی میں اسے واپس جانا ہے:

(ولكم فی الارض مستقر و متاع إلى حين)(1)

ترجمہ: زمین تمہارے لیے ایک قرار گاہ ہے جہاں ایک وقت تک نفع اندوز ہونے کا سامان موجود ہے۔

(منها خَلَقْناكُمْ وَفِيها نُعِيدُكُمْ وَمِنْها نُخْرِجُكُمْ تارَةً أُخْرى)(2)

ترجمہ: اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا، اسی میں تم کو واپس کریں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

اس لیے اس فراش گیتی کو آباد اور شاداب رکھنا اور اس کے وسائل کو مستحکم کرنا انسانی فرائض میں شامل ہے، شریعت اسلامیہ نے اہم ترین انسانی فریضے کو نظر انداز نہیں کیا ہے، بلکہ اس کے لیے ضروری ہدایات دی ہیں مثلاً:

فضائی آلودگی کو کم کرنے کرنے میں ہرے بھرے درختوں اور پیڑ پودوں کا بنیادی کردار ہے، اسی لیے متعدد روایات میں پیڑ پودے لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت خلاد بن السائبؓ۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابو الدرداءؓ اور حضرت انس بن مالکؓ متعدد صحابہ کرام سے اس مضمون کی روایات منقول ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

قال رسول الله ﷺ : ان قامت الساعة و بيد أحدكم فسيلة فإن استطاع أن لا يقوم حتى يغرسها، فليفعل. تعليق شعيب الأرنؤوط: اسناده صحيح على شرط مسلم. (3)

ترجمہ: اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی چھوٹی سی شاخ ہو اور اٹھنے سے پہلے اس پودے کو لگا سکتا ہو تو لگا دے۔

یعنی اسے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ اس کا نفع اسے ملے گا یا نہیں؟ بلکہ اس زمین کو شاداب رکھنے میں اپنا ممکنہ کردار ادا کرنا چاہیے۔

حضرت انسؓ ہی راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من غرس غراسا فأثمر ، كان له من الأجر بعدد ذلك الثمر ، هذا إسناد حسن، رجاله رجال الصحيح. (4)

ترجمہ: جس نے کوئی پودا لگایا اور وہ ثمر دار ہوا تو ہر پھل کے بدلے میں اسے اجر ملے گا۔

ان ارشادات کے علاوہ عملی طور پر بھی حضور ﷺ سے پیڑ و پودوں کا لگانا ثابت ہے، حضرت عمرو بن یحیٰ اپنے والد سے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

فأخذ النبی ﷺ جریدۃ من جریدھا فزرعھا. (5)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ایک شاخ اپنے دست مبارک میں لی اور اس کو لگا دیا۔

اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ ے عقد مکاتبت کے قصے میں حضور ﷺ کا کھجوروں کے پیڑ لگانے کا واقعہ بہت معروف ہے۔(6)

ان تعلیمات کا اثر صحابہ کی زندگیوں میں بھی نظر آتا ہے، خاص طور پر حضرت عمرؓ کو اس کا بڑا اہتمام تھا:

عن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت: سمعت عمر بن الخطاب یقول لأبی : مایمنعک أن تغرس أرضک؟ فقال له شیخ کبیر أموت غدا، فقال له عمر : أعزم علیک لتغرسها ، فلقد رأیت عمر بن الخطاب یغرسها بیده مع أبی. ابن جریر.(7)

ترجمہ: حضرت عمارہ بن خزیمہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے میرے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے زمین آباد کیوں نہیں کی؟ انہوں نے اپنے بڑھاپے کا عذر پیش کیا کہ اب چل چلاؤ کا وقت ہے، حضرت عمرؓ نے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ ہر حال میں زمین آباد کرنی ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت عمر کو اپنے ہاتھوں سے پودے لگاتے دیکھا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ ان کو اس سے بہت شغف تھا اور اس کو وہ مصلحین کی علامت تصور کرتے تھے:

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن معقل بن یسار قال: دخل رجل علی عثمان بن عفان وهو یغرس غراسا، فقال له: یا أمیر المؤمنین الغرس وهذه الساعة قد جاءت؟ فقال: أن تأتي وأنا من المصلحین خیر وأحب إلي من أن تأتیني وأنا من المفسدین. ابن جریر. (8)

ترجمہ: حضرت عبد الرحمان بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس حاضر ہوا اس وقت وہ پودہ لگا رہے تھے، اس نے عرض کیا: امیر المؤمنین! پودا لگا رہے ہیں، کیا قیامت کی گھڑی آگئی؟ آپ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ وہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ میرا اشمار مصلحین میں ہو، نہ کہ مفسدین میں۔

حضرت امیر معاویہؓ نے بھی اپنے آخری عہد حیات میں شجر کاری اور ویران زمینوں کی آباد کاری پر خاص توجہ دی۔ ایک دن کھجور کا پیڑ لگاتے وقت کسی (بے تکلف شخص) نے آپ سے دریافت کیا کہ ان پودوں سے آپ کو کس نفع کی امید ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نفع کی امید میں یہ درخت نہیں لگائے، بلکہ مجھے اسدی کے قول سے ترغیب ملی:

ليس الفتى بفتى لا يستضاء به ولايكون له فى الأرض آثار(9)

ترجمہ: آدمی وہ آدمی نہیں جس سے روشنی نہ پھیلے اور زمین پر اس کے نقوش موجود نہ ہوں۔

اس ضمن میں کسریٰ کا ایک دلچسپ قصہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن شکار کے دوران اس نے ایک شیخ ضعیف کو دیکھا کہ وہ زیتون کے پیڑ لگا رہا ہے، کسریٰ نے ٹھہر کر بوڑھے سے کہا: زیتون کا پیڑ تیس سال بعد پھل دیتا ہے آپ کو اس سے کیا نفع ملے گا؟ اس بوڑھے نے کہا: اے بادشاہ ہم سے پہلے کے لوگوں نے ہمارے لیے درخت لگائے ہم بعد والوں کے لیے لگا رہے ہیں، کسریٰ بے حد خوش ہوا، شاہان فارس کا دستور تھا کہ جب وہ کسی کے جملے سے خوش ہوتے تو اسے انعام ایک ہزار دینار انعام دیتے تھے، کسریٰ نے بوڑھے کو ایک ہزار دینار دیئے، بوڑھے نے انعام پانے کے بعد بادشاہ سے عرض کیا: اے بادشاہ! زیتون کا پیڑ تیس سال کے بعد پھل دیتا ہے لیکن میرے زیتون سے پودا لگاتے ہی پھل دے دیا، بادشاہ نے خوش ہو کر ہزار دینار بوڑھے کو انعام دیا، بوڑھے نے ادب سے عرض کیا: ہر زیتون سال میں صرف ایک بار پھل دیتا ہے، لیکن میرے زیتون نے سال میں دو بار پھل دے دیئے، کسریٰ پھر اس کی طرف ایک ہزار دینار اچھال دیئے اور اس کی اگلی بات سننے سے پہلے ہی تیزی کے ساتھ روانہ ہو گیا، کہا اگر اس بوڑھے کے چکر میں رہے تو سارا خزانہ خالی ہو جائے گا۔(10)

غرض زراعت اور شجر کاری ایک انتہائی نفع بخش اور دور رس نتائج کی حامل چیز ہے اسی لئے بہت سے علماء اور محدثین نے اپنی کتابوں میں اس کی فضیلت و اہمیت پر مستقل ابواب قائم کئے ہیں، متعدد علماء کرام نے زراعت کو سب سے افضل پیشہ قرار دیا ہے، جب کہ کئی علماء نے اس کو جہاد اور تجارت کے بعد تیسرے نمبر پر رکھا ہے۔

بے ضرورت پیڑ پودے کاٹنا:

احادیث میں بے ضرورت پیڑ پودوں کو کاٹنے کی بھی ممانعت آئی ہے، حضرت عبد اللہ بن حبشی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار سُئل ابو داؤد عن معنى هذا الحديث فقال هذا الحديث مختصر يعني من قطع سدرة في فلاة يستظل بها ابن السبيل". (11)

ترجمہ: جو شخص کسی پیڑ کو کاٹے گا اللہ پاک اس کا سر جہنم میں ڈالیں گے۔ اس حدیث کی تشریح میں امام ابو داؤد نے کہا کہ اس سے مراد سایہ دار درخت ہے جس سے مسافر سایہ حاصل کرتے ہوں۔

زمین میں فساد برپا کرنا:

ان کے علاوہ قرآن و حدیث میں ایسی متعدد نصوص اور عمومی ہدایات موجود ہیں جن میں روئے زمین کی پاک فضا اور انسانی وسائل حیات کو تخریبی سرگرمیوں سے آلودہ اور مسموم کرنے کی ممانعت ملتی ہے۔

یوں اس زمین میں جراثیم اور فاسد عناصر کو تحلیل کرنے کی بھی زبردست صلاحیت موجود ہے، جس کی مدد سے وہ مختلف جراثی حملوں کا دفاع کرتی رہتی ہے، لیکن ظاہر ہے کہ اس کی بھی ایک حد مقرر ہے، مقررہ حدود سے تجاوز کی صورت میں زمینی ماحول کا توازن بگڑنے لگتا ہے، اور اس کے منفی اثرات نسلوں اور کھیتیوں پر پڑتے ہیں، جس کو قرآن کریم کی زبان میں فساد قرار دیا گیا ہے، اور قرآن نے اس سے سخت بیزاری کا اعلان کیا ہے:

وإذا تولى سعى في الأرض ليفسد فيها ويهلك الحرث والنسل والله لا يحب الفساد (12)

ترجمہ: جب وہ پھر اتو زمین میں فساد برپا کرنے اور نسلوں اور کھیتوں کو برباد کرنے کی کوشش کی، اور اللہ پاک فساد کو پسند نہیں کرتے۔

شان نزول:

(کوئی شخص تھا اخنس بن شریق، بڑا فصیح و بلیغ وہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر قسمیں کھا کھا کر دعویٰ اسلام کیا کرتا اور مجلس سے اٹھ کر جاتا، تو فساد و ایذا رسانی خلق میں لگ جاتا، اس منافق کے باب میں فرماتے ہیں) اور بعض آدمی ایسا بھی ہے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اس کی گفتگو جو محض دنیوی غرض سے ہوتی، (کہ اظہار اسلام سے مسلمانوں کی طرح خصوصیت کے ساتھ رہوں گا، اس کی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے) مزہ دار معلوم ہوتی ہے، اور وہ (اپنا اعتبار بڑھانے کو) اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہے اپنے دل کی سچائی پر، حالانکہ (بالکل جھوٹا ہے واقع میں) وہ (آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی) مخالفت میں (نہایت) شدید ہے، اور (جس طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مخالف ہے اسی طرح اور مسلمانوں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے، چنانچہ) جب (آپ کی مجلس سے) پیٹھ پھیرتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں پھرتا رہتا کہ شہر میں (کوئی) فساد کر دے اور (کسی کی) کھیت اور مواشی کو تلف کر دے کسی کے جانور کے پاؤں کاٹ دیتا (چنانچہ ایک مسلمان کا اس طرح نقصان کر دیا) اور اللہ تعالیٰ فساد (کی باتوں) کو پسند نہیں فرماتے، اور (اس مخالفت و ایذاء کے ساتھ مغرور اس درجہ ہی کہ) جب اس سے کوئی کہتا ہے خدا سے ڈر تو آمادہ کر دیتا ہے اس کو غرور گناہ پر، سو ایسے شخص کی کافی سزا ہے جہنم،

اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور بعض آدمی ایسے بھی ہیں کہ اللہ تعالی کی رضاجوئی کے بدلہ میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے حال پر نہایت مہربان ہیں۔

(وأحسن كما أحسن الله إليك ولا تبغ الفساد في الأرض) (13)

ترجمہ: بہتر کرو جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ بہتر کیا ہے اور زمین میں فساد پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو۔

(ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس) (14)

ترجمہ: خشکی اور تری میں پھیلا ہوا فساد خود انسان کے ہاتھ کا پیدا کردہ ہے۔

(ولا تفسدوا فى الارض بعد اصلاحها) (15)

ترجمہ: زمین میں فساد برپا مت کرو جب کہ پہلے سے وہ درست حالت میں ہے۔

(كلما اوقدوا نارا للحرب اطفاها الله ويسعون فى الارض فسادا والله لا يحب المفسدين)(16)

ترجمہ: جب بھی یہ لوگ آتش جنگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو بجھا دیتے ہیں، یہ لوگ زمین میں فساد بھڑکاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

جنگلات اور درختوں کا تحفظ:

ماحولیات کے تحفظ میں پیڑ پودوں کا بنیادی کردار ہے ان میں زہریلی گیسوں کو تحلیل کر کے صالح گیسیں فراہم کرنے کی زبردست صلاحیت ہے، سبزہ زار علاقے ہر جاندار کے لئے صحت بخش بھی ہوتے ہیں اور فرحت افزاء بھی، ہرے بھرے علاقے میں جو روحانی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے، وہ کسی اور جگہ نہیں ہو سکتا، اس لئے اسلام نے شجر کاری اور زمینوں کی آباد کاری کی بڑی ترغیب دی ہے، لگانے والے کے لئے اس کو باعث اجر وثواب اور مسافروں اور عام مخلوقات کے لئے باعث رحمت قرار دیا ہے، بلاضرورت اس کو کاٹنے سے منع کیا ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید سنائی ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک ہرے بھرے درختوں کو خواہ وہ پھلدار ہوں یا نہ ہوں، کاٹنا اجتماعی جرم اور زیادتی ہے اس لئے کہ یہ مفاد عامہ کی چیزیں ہیں اور ان سے تمام خلق خدا کا حق وابستہ ہے، حدیث میں ہے کہ:

الناس شركاء في ثلاث في الماء والكلأ والنار (17)

سارے لوگ تین چیزوں میں شریک ہیں، پانی، گھاس، اور آگ۔

البتہ زراعت کے نقطہ نظر سے یا انسانی تغذیہ کی حاجت کے پیش نظر درختوں کی کٹائی کا استثنا کیا گیا ہے، کہ غذا انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اسی لئے بعض روایات میں الا من زرع کا استثناء منقول ہے یعنی زراعت کے تحفظ کے لیے کسی درخت کو کاٹا جائے تو وہ عذاب الٰہی کا مستحق نہیں ہوگا:

من قطع السدر إلا من زرع صب عليه العذاب صبا (18)

(جو بیری کا درخت کاٹے گا اس پر عذاب الٰہی نازل ہو گا الا یہ کہ زراعت کے نقطہ نظر سے کاٹا گیا ہو)

غذا کی طرح مکان بھی انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اسی لئے قرآن کریم میں مردوں کو اپنے اہل و عیال کے لئے نان ونفقہ کی طرح (سکنی) رہائشی مکان فراہم کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے:

(أسكوهن من حيث سكنتم من وجدكم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن) (19)

ترجمہ: حسب استطاعت اپنے مقام پر اپنی بیویوں کو رہائش فراہم کرو اور ان کو ضرر نہ پہونچاؤ کہ ان کو ضیق میں ڈال دو۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائش کی تنگی کبھی ضرر میں داخل ہے، بدائع الصنائع میں علامہ کاسائی نے بھی اس آیت کے ضمن میں یہی بات کی ہے:

(فتضيقوا عليهن المسكن فيخرجن)(20)

اس لحاظ سے اگر انسانی رہائش میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے پیڑ پودے کاٹنے کی ضرورت پڑے تو وہ بھی اس حدیث کے دائرہ سے خارج ہو گا، اس لئے فقہاء نے حسب ضرورت اپنی ملکیت کے پیڑ پودے کاٹنے کو درست قرار دیا ہے۔

وكما أريناك عن التضرر بقطع الشجرة المملوكة لقاطع -(21)

ترجمہ: یعنی ہماری رائے میں کیا کے حمل کے درخت کے کاٹنے پر پابندی لگانا اس کو ضرر پہنچانے کے مترادف ہے۔

اس تفصیل کے مطابق رہائشی پلاننگ کی غرض سے جنگلات اور مزروعات کو کاٹنے کی اجازت ہے، اس لئے کہ شہر کی اور گنجان علاقے میں پلانگ مہنگی اور عام انسانوں کی دسترس سے باہر ہوتی ہے، لیکن شہر سے باہر بیابانی علاقوں میں یہ نسبتا سہل الحصول ہوتی ہے، اور غریب اور متوسط طبقہ کے لوگ اپنے لئے رہائشی زمینیں خرید سکتے ہیں، گو کہ پلاٹنگ کرنے والے کو بھی اس میں کافی منافع ہوتے ہیں جو اس پلاٹنگ کے لئے اہم محرک بنتے ہیں، لیکن عام انسانی حاجات کے پیش نظر شخصی منفعت پسندی کو نظر انداز کیا جائے گا۔۔ ہاں اگر واقعتاً اس طرح کی ہوس دولت اور جوع الارض موجود ہو اور عام لوگوں کو اس کی کوئی خاص ضرورت نہ ہو تو اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی جائے گی، بشرطیکہ ان سے ماحولیاتی خوشگواری متاثر ہوتی ہو اور محض توہمات کو بنیاد نہ بنایا گیا ہو۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ بجلی کی پیداوار کے لیے قدرتی ذرائع استعمال کیے جائیں تاکہ ماحولیاتی آلودگی میں کمی واقع ہو۔ عام تاثر ہے کہ جوہری بم سے کئی گنا خطرناک گلوبل وارمنگ کا بم ہے جس کے اثرات سے کرہ ارض

خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ ماضی کی نسبت اب موسم گرما میں گرمی کی عمومی صورتحال شدید ہو رہی ہے اور گرمی شدت سے بڑھ رہی ہے جب کہ سردیوں کا موسم سکڑ تا جارہا ہے۔ موسمی تغیر کے باعث مختلف ممالک میں طوفانی بارشوں، سیلابی ریلوں، سمندری طوفان سے ہونے والے نقصانات میں اضافہ ہو رہا ہے اور کہیں قحط اور خشک سالی کی صورتحال دکھائی دے رہی ہے۔ یہ سب دراصل گلوبل وارمنگ ہی کا نتیجہ ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے زراعت متاثر ہو رہی ہے اور خوراک کی قلت بھی بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب صنعتی پیداوار بھی متاثر ہو رہی ہے کیوں کہ اکثر اشیا کی تیاری میں خام مال زرعی شعبے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق آب و ہوا کی تبدیلی سے دنیا کی مجموعی اقتصادی پیداوار میں 1.6 کی کمی واقع ہوئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کرہ ارض کے تمام مسائل اور مشکلات کا سب سے بڑا سبب یہاں بسنے والے انسان ہیں۔ سڑکوں پر دھواں اڑاتی گاڑیاں، کارخانوں کی دھواں اگلتی چمنیاں کیمیکل پلانٹ سے خارج ہوتا زہریلا پانی گرین ہاؤس گیسوں کے خانے کی وجہ سے بن رہا ہے۔ علاوہ ازیں بڑے پیمانوں پر جنگلات کی کٹائی کرہ ارض کے توازن میں بگاڑ کا باعث ہے جب یہی درخت فضا میں موجود کاربن گیسوں کو دوبارہ زندگی بخش آکسیجن میں تبدیل کرتے ہیں۔

ہماری زمین اور فضا کو آلودگی کے سبب ناقابل تلافی نقصان بنا رہا ہے۔ کائنات میں قدرت نے زبردست توازن رکھا ہے اور یہی توازن کائنات کی بقاء کا ضامن ہے۔ جب سے انسان نے اپنے اردگرد کے ماحول پر یلغار کی ہے، یہ توازن برقرار نہیں رہا۔ نتیجتاً آج کا انسان فطرت سے دور ہوتا چلا جارہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ کائنات کے نظام میں انسان کی بے جا دخل اندازی ہے۔ انسان نے جہاں سائنسی ایجادات کے بل پر اس ٹوٹے ہوئے تارے کو مہ کامل بنا دیا ہے، وہاں وقتی فوائد کی خاطر اس نے بے شمار تخریبی نوعیت کی سرگرمیاں بھی اختیار کر رکھی ہیں، جن کی بدولت کائنات تباہی کے راستے پر گامزن ہے۔ ان خطرناک اور مہلک سرگرمیوں میں ماحول کی آلودگی کا مسئلہ سرفہرست ہے۔ سستی آسائش کی خاطر انسان کے اختیار کردہ مصنوعی ذرائع و وسائل نے ماحول کے حسن کو نہ صرف غارت کر کے رکھ دیا ہے، بلکہ اسے طرح طرح کی آلودگیوں کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ آج ہماری فضا پانی اور زمین میں کیمیائی مادوں اور نقصان دہ عناصر کی آمیزش خطرناک حد تک ہو چکی ہے۔ آلودگی میں اضافے کی بہت کی وجوہات ہیں۔ اگرچہ انسان نے ترقی تو بہت کرلی ہے، لیکن اس ترقی میں انسانی صحت اور ماحول کو درپیش خطرات پر توجہ بہت کم دی گئی ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ آج انسان نے اپنے ماحول میں موجود اس عظیم توازن کو خود ہی بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی مجملہ اقسام میں اولین تم "فضائی آلودگی کی ہے۔ کرہ ارض کے اردگرد گیسوں کا ایک غلاف موجود ہے۔ یہ تمام گیسیں ایک خاص تناسب سے فضا کا حصہ بنتی ہیں، لیکن انسان کی بے جا دخل اندازی سے گاڑیوں سے نکلنے والا

دھواں اور کارخانوں سے خارج ہونے والی مضر صحت گیس ہوا میں شامل ہو کر اسے آلودہ کر رہی ہیں، جس سے انسانوں میں کئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ایندھن کے بے دریغ استعمال سے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھ رہی ہے، جس کی وجہ سے ہوا کا درجہ حرارت بھی بڑھ رہا ہے۔ صنعتی علاقوں میں کام کرنے والے کاربن ان زہریلی گیسوں سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کثافت کا اثر ارد گرد کی عمارتوں پر بھی ہو رہا ہے۔ کئی عمارتیں اس آلودگی کی زد میں آکر اپنی آب و تاب کھو چکی ہیں۔ اس فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لئے معدنی ایندھن کا متبادل تلاش کرنا بہت ضروری ہے، نیز صنعتی علاقوں میں گیسوں کے اخراج پر قابو پانے کے لئے پلانٹ نصب کئے جائیں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر بھی فضائی آلودگی کے اثرات کو بڑی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

فضائی آلودگی کے بعد آلودگی کی دوسری بڑی قسم آبی آلودگی ہے۔ ہوا کی طرح پانی بھی انسان کی زندگی کے لئے لازمی عنصر ہے۔ بیسویں صدی میں جہاں صنعتی انقلاب اور آبادی کے بڑھنے کے باعث پانی کی ضروریات میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے، وہاں پینے کے لئے صاف و شفاف پانی بھی ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ پانی میں کئی طرح کی کثافتیں اور مادے شامل ہو گئے ہیں۔ آبی آلودگی کی وجہ سے معدے اور جگر کی بیماریاں بہت تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ صنعتی علاقوں کا کثیف مادہ عموماً صاف کئے بغیر ہی ندی نالوں اور دریاؤں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف آبی حیات متاثر ہوتی ہے، بلکہ ایسے پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے سے کئی مضر کیمیائی اجزا پودوں کی جڑوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ ایسے پودوں کو بطور خوراک استعمال کرنے سے انسانی صحت کو شدید خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

آلودگی کی ایک اور اہم تر قسم "زمینی آلودگی" ہے۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے فصلوں پر کیڑے مار ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے، جس سے پیداوار میں تو اضافہ ہو جاتا ہے، لیکن ان ادویات کے استعمال سے مٹی کے اوپر کی تہہ کی زرخیزی خاصی کم ہو جاتی ہے۔ نیز فصلوں اور پودوں پر بھی ان کے مضر صحت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ زمینی آلودگی کم کرنے کے لئے جنگلات لگانا ایک نہایت موثر اقدام ہے۔ جنگلات اور درختوں کی کمی کے نتیجے میں زمین بردگی (کٹا) کا شکار ہو جاتی ہے۔ بردگی کی شرح میں اضافے سے قابل کاشت اراضی میں کمی آجاتی ہے اور آبی ذخائر میں تلچھٹ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ شجرکاری کے حوالے سے عوامی شعور کو بیدار کرے، تاکہ اس اہم مسئلے کا سدباب کیا جا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ترغیبات کے ذریعے بھی عوام کو غیر آباد اور بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ آلودگی سے پاک معاشرہ ہی جدوجہد حیات اور ترقی کی رفتار میں زمانے کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتا ہے۔ ماحول، انسانوں اور قوموں کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

جہاں ماحول انسان سے متاثر ہوتا ہے، وہاں انسان بھی اپنے ماحول سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انسان اپنے ماحول کی نمائندگی کرتا ہے تو ماحول انسان ہی کا دوسرا روپ ہے، گویا دونوں ایک دوسرے کے لئے ناگزیر ہیں۔

مصادر و مراجع:

(1) القرآن، البقرہ، آیت نمبر 36

Al-Quran Al-Baqarah: 36

(2) القرآن، طہٰ، آیت نمبر 55

Al-Quran Taha: 55

(3) مسند احمد بن حنبل، ج:3:ص:191، رقم الحدیث 13004 مطبع اسلامی بیروت، طبع:1415ھ

Masnad Al-Imam Ahmed Bin Hanbal, Abū ʿAbdillāh Aḥmad Ibn Muḥammad Ibn Ḥanbal al-Thuhli, Matba Islami, Beroot 2002

(4) اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل البوصیری، ج:3:ص:384، رقم الحدیث:2945 مطبع مکتبۃ المکرمۃ

Athaf-Alkhvetulmaharta bezawaid Almasnade Alashari, Imam Ahmed bin Ali bin Ismail, Al-boseri

(5) شرح مشکل الآثار، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ المصری، ج:9، ص:174، مطبع مؤسسۃ الرسالۃ مکۃ المکرمہ۔

Sharah Mishkat Al Asar, Abu Jaffer Ahmed bin Muhammad Matba Moisesa-Alresala-Makkah- Almukkarema.

(6) اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل البوصیری، ج:5:ص:458، رقم الحدیث:4997، مطبع مکتبۃ المکرمۃ۔

Athaf-Alkhvetulmaharta bezawaid Almasnade Alashari, Imam Ahmed bin Ali bin Ismail, Al-boseri

(7) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، علاؤالدین علی بن حسام الدین المتقی الھندی البرھان فوری، ج:3، ص:909، رقم الحدیث:9136 مطبع: مؤسسۃ الرسالۃ، طبع:1981۔

Kanzul Hammal, Alauddin Ali bin Hassamuddin Almuttaqi Matba Moisesa-Alresala-Makkah- Almukkarema

(8) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حوالہ بالا۔

Kanzul Hammal, Alauddin Ali bin Hassamuddin Almuttaqi Matba Moisesa-Alresala-Makkah- Almukkarema.

(9) فیض القدیر، زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی المناوی، ج:3، ص:40، مطبع: دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

Faiz-Alqadeer, Zain-ul-Aabideen Muhammad, matba Dar Alkutub Al-elmiyah Beroot, Libnan

(10) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حوالہ بالا۔

Kanzul Hammal, Alauddin Ali bin Hassamuddin Almuttaqi Matba Moisesa-Alresala-Makkah- Almukkarema.

(11) الاختیار لتعلیل المختار، عبد اللہ بن محمود بن مودود، ج:4، ص:183، مطبع: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

Al-Akhtiyar letaleel almukhtar,Abdullah bin Mahmood matba Dar Alkutub Al-elmiyah Beroot.

(12) البقرہ، القرآن: آیت نمبر 205۔

Al-Quran Al-Baqarah 205

(13) القرآن، القصص: آیت نمبر 77۔

Al-Quran Al-Qasas 77

(14) القرآن،الروم: آیت نمبر41۔

Al-Quran Al-Room 41

(15) القرآن،الاعراف: آیت نمبر56۔

Al-Quran Al-Aeraf 56

(16) القرآن،المائدہ: آیت نمبر64۔

Al-Quran Al-Maidah 64

(17) السنن الکبریٰ للبیھقی، امام ابو بکر احمد بن حسین بیھقی، ج:6، ص:140، رقم الحدیث:11544، مطبع: دار الباز مکۃ مکرمہ۔

Al-Sunan-Al-Kubra lelbehqi, Imam Abu Bakar Ahmed Bin Hussain, matba Dar-Albaz Makkah- Almukkarema.

(18) مسند الحارث، الحارث بن ابی اسامہ الحافظ نور الدین الھیثمی، ج:1، ص:508، مطبع: جائزۃ دبیٔ الدولیۃ للقرآن الکریم۔

Masnad-Al-Haris, Al-Haris bin Abi Usama,Al-Hafiz Nooruddin matba Jaiza Dobe Al-doliya Quran-Al-Kareem

(19) القرآن،الطلاق، آیت نمبر6۔

Al-Quran Al-talaq: 6

(20) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، علامہ کاسانی ابی بکر بن مسعود، ج:9، ص:40، مطبع: ایچ ایم سعید کراچی 1982ء

Bada-Al-Sanaeh, Allama Kassani Abu Bakar Bin Mashood matba H.M Saeed 1982

(21) شرح فتح القدیر، کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیوسی، ج:7، ص:326، طبع: دار الفکر، بیروت۔

Sharah Fateh-Alqadeer Kamal-uddin Muhammad bin Abdul Wahid al-sevasi matba, dar-ul-fekar Beroot